فَسَتَذْكُرُونَ مَآ أَقُولُ لَكُمْ وَأُفَوِّضُ أَمْرِيٓ إِلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ
بَصِيرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقَىٰهُ اللَّهُ سَيِّـَٔاتِ مَا مَكَرُوا ۖ وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ
سُوٓءُ الْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ
تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَإِذْ
يَتَحَآجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَٰٓؤُا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُنَّا
لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ وَقَالَ الَّذِينَ
فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾
قَالُوٓا أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم بِالْبَيِّنَٰتِ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۚ قَالُوا فَادْعُوا
وَمَا دُعَٰٓؤُا الْكَٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَٰلٍ ﴿٥٠﴾

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا كُلٌّ فِيهَآ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾

جو بات میں تم سے کہتا ہوں تم اسے (آگے چل کر) یاد کرو گے اور میں اپنا کام خدا کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے ﴿۴۴﴾ غرض اللہ نے (موسیٰ) کو ان لوگوں کی تدبیروں کی برائیوں سے محفوظ رکھا اور فرعون والوں کو برے عذاب نے آ گھیرا ﴿۴۵﴾ آتش (جہنم) کہ صبح و شام اس کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ اور جس روز قیامت برپا ہوگی (حکم ہوگا کہ) فرعون والوں کو سخت عذاب میں داخل کرو ﴿۴۶﴾ اور جب وہ دوزخ میں جھگڑیں گے تو ادنیٰ درجے کے لوگ بڑے آدمیوں سے کہیں گے کہ ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم دوزخ (کے عذاب) کا کچھ حصہ ہم سے دور کر سکتے ہو ﴿۴۷﴾ بڑے آدمی کہیں گے کہ تم (بھی اور) ہم (بھی) سب دوزخ میں رہیں گے اللہ بندوں میں فیصلہ کر چکا ہے ﴿۴۸﴾ اور جو لوگ آگ میں ہوں گے وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ ایک روز تو ہم سے عذاب ہلکا کر دے ﴿۴۹﴾ وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے پیغمبر نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے وہ کہیں گے کیوں نہیں تو وہ کہیں گے کہ تم ہی دعا کرو۔ ﴿۵۰﴾

(فمن اظلم ۲۴/ مومن ۴۰ ﴿۴۴﴾ تا ﴿۵۰﴾ ✡ ت : ع)

2661

۴۴۔ نزول عذاب کے وقت تم میری نصیحتیں یاد کرو گے اور اس وقت کا یاد کرنا کچھ کام نہ دے گا۔ یہ سن کر ان لوگوں نے اس مومن کو دھمکایا کہ اگر تم ہمارے دین کی مخالفت کرو گے تو ہم تیرے ساتھ برے پیش آئیں گے۔

۴۵۔ (اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھتا ہے) اور ان کے احوال اور اعمال کو جانتا ہے۔ پھر وہ مومن ان میں سے نکل کر پہاڑ کی طرف چلا گیا اور وہاں نماز میں مشغول ہو گیا۔ فرعون نے ہزار آدمی اس کی جستجو میں بھیجے۔ اللہ تعالیٰ نے درندے اس کی حفاظت پر مامور کر دیے جو فرعونی اس کی طرف آیا درندوں نے اسے ہلاک کر دیا اور جو واپس گیا اور اس نے فرعون سے حال بیان کیا فرعون نے اس (خبر لانے والے) کو سولی دے دی تاکہ یہ حال مشہور نہ ہو * اور اس نے (وہ مومن) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہو کر نجات پائی۔ اگرچہ کہ وہ (مومن) فرعون کی قوم کا تھا * (فرعون والوں کو برے عذاب نے آگھیرا) دنیا میں تو یہ عذاب کہ وہ فرعون کے ساتھ غرق ہو گئے اور آخرت میں دوزخ۔

۴۶۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا فرعونیوں کی روحیں سیاہ پرندوں کے قالب میں ہر روز دو مرتبہ صبح و شام آگ پر پیش کی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ یہ آگ تمہارا مقام ہے اور قیامت میں ان کے ساتھ یہی معمول رہے گا۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے تا آنکہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تجھ کو اس کی طرف اٹھائے (کنز الایمان)

۴۷۔ یہاں سے دوزخ میں ان کا باہم تکرار ہونا بیان فرماتا ہے کہ جو دنیا میں کمزور اور تابع تھے اپنے سرداروں سے کہیں گے ایک دن کے لئے تو ہمارے عذاب کو دفع کرو تمہاری فرمانبرداری کرنا کیا کام کا آرہا ہے۔ (تفسیر حقانی)

۴۸۔ تکبر کرنے والے جواب دیں گے کہ ہم سب یعنی ہم اور تم ہی سے ہر ایک آگ میں جل رہا ہے پس ہم کیسے تم سے عذاب دور کر سکتے ہیں اگر ہم ایسا کرنے کی قدرت رکھتے تو بالیقین اپنے آپ سے دور کرتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں سے متعلق ان میں سے اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے اور اہل نار کے دوزخ میں داخل ہونے کا فیصلہ فرما دیا ہے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں اب کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا اور نہ اب اس میں کوئی رد و بدل ہو سکتا ہے۔

۴۹۔ جب اہل جہنم پر عذاب کی شدت بڑھے گی تو اس وقت وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے کہ تم اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے عذاب میں کسی دن تو کچھ تخفیف فرما دے

۵۰۔ جہنم کے داروغے جواب میں کہیں گے کیا تمہارے پاس رسول روشن دلائل لے کر نہیں آیا کرتے تھے۔ یہ استفہام انکاری ہے اور انہیں اس بات پر زجر و توبیخ کرنے کے لئے ہے کہ انہوں نے دعا کے اوقات ضائع کر دیئے اور قبولیتِ دعا کے اسباب کھو دیئے * کیا تم دنیا میں نہیں جانتے تھے کہ جو عذاب تمہیں آخرت میں ملے گا اور تمہارے پاس رسول روشن دلائل لے کر ڈرانے کے لئے نہیں آتے رہے؟ تو وہ جواب دیں گے کیوں نہیں بلکہ ہمارے پاس رسول خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لئے آتے رہے۔ تو جہنم کے داروغے انہیں کہیں گے تم خود ہی دعا مانگو۔ یہ امر ہے اور بطور استہزاء وہ انہیں یہ کہیں گے کیونکہ اس سے مقصود انہیں مایوس اور نا امید کرنا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ کافروں کی دعا کبھی بھی قبولیت حاصل نہیں کر سکتی۔ (تفسیر [illegible])

لغوی اشارے ۞ أُفَوِّضُ : میں سونپتا ہوں ۞ وَقَاهُ : اس نے اس کو محفوظ رکھا ۞ حَاقَ : اس نے گھیر لیا ۞ يُعْرَضُونَ : ان کی پیشی ہوگی ۞ يَتَحَاجُّونَ : باہم جھگڑا کریں گے ۞ مُغْنُونَ : دفع کرنے والے ۞ نَصِيبًا : میراثی حصہ۔ انسانوں میں سے وہ گروہ جو شیطان کا فرمانبردار ہے، دوزخ کے عذاب اور دکھ کا ایک حصہ ۞

تفہیمی خلاصہ ۞ کسی وقت انسان سے ایک کلمہ منہ سے نکل جاتا ہے جس سے اس کی دنیا و آخرت خراب ہو جاتی ۞ حدیث شریف میں ہے کہ جب انسان مرتا ہے تو روزانہ اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت اگر دوزخی ہے تو دوزخ کہ یہی تیرا ٹھکانا ہے قیامت میں اٹھایا جائے گا تو اسی میں قیام کرے گا ۞ انسان کی روح کو بقا اور عذاب قبر حق ہے ۞ حدیث شریف میں ہے کہ جو لوگوں کے ایذا سے باز رہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا ۞ حمد باری خدا فتنہ قبر سے محفوظ رہتے ہیں ۞ حدیث شریف: مظلوم کی دعا قبول ہو جاتی ہے اگرچہ کافر ہو ۞

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝٥١
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوٓءُ الدَّارِ ۝٥٢
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْهُدٰى وَأَوْرَثْنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ الْكِتٰبَ ۝٥٣ هُدًى
وَّذِكْرٰى لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۝٥٤ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ
لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝٥٥ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ
فِيٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ أَتٰهُمْ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَّا
هُمْ بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝٥٦ لَخَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے
ہوں گے ۝٥١ جس دن ظالموں کو ان کے بہانے کچھ کام نہ دیں گے اور ان کے لئے لعنت ہے اور ان
کے لئے برا گھر ۝٥٢ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی اور بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ۝٥٣
عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کو ۝٥٤ تو اے محبوب تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور
اپنے گناہوں کی معافی چاہو (یعنی اپنی امت کے ۔ مدارک) اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے صبح اور شام
اس کی پاکی بولو ۝٥٥ وہ جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑا کرتے ہیں بے کسی سند کے جو انہیں ملی ہو ان کے دلوں
میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس جسے نہ پہنچیں گے تو تم اللہ کی پناہ مانگو بیشک وہی سنتا دیکھتا۔
ہے ۝٥٦ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی لیکن بہت لوگ
نہیں جانتے ۝٥٧ (فمن اظلم ۲۴/ المؤمن ۴۰ ۝ ۵۱ تا ۵۷) * ت: ک

۵۱ - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہماری مدد اپنے رسولوں کے لئے اور اہل ایمان کے لئے مخصوص ہے کافر
وقتی طور پر کتنے ہی خوش حال اور کامیاب رہیں حقیقی کامیابی و کامرانی فقط ان کا کو نصیب ہوگی
جن کی ہم دستگیری کریں گے ۔ (ضیاء القرآن)

۵۲ - دنیا میں بھی فتح غلبہ پانے اور مومنوں کو ہمیشہ کے لئے بول بالا رہنے اور نیکی سے یاد کئے جانے اور ان کے

دل میں سرور اور فرحت وفور عطا ہونے اور بلاؤں سے نجات پانے اور خائفوں کے دل میں امید و وفا پیدا کرنے سے ہوتی ہے اور آخرت میں مغفرت اور جنت اور دوسروں کی سفارش کرنے کا اختیار دینے سے ہوتی ہے۔ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مژدہ دیا جاتا ہے۔ اور کفار قریش کے کان کھولے جاتے ہیں خبردار اسی طرح تمہارا زور و شوکت وحشمت و دولت فرعونیوں کی حشمت و دولت سے کم ہے دیکھو ان کا کیا انجام ہوا (تفسیر حقانی)

۵۳۔ اس آیت کا تعلق حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے سے ہے اور درمیان میں مذکورہ بالا بیان بطور جملہ معترضہ تھا اور ہم نے موسیٰؑ کو وہ کتاب ہدایت (تورات) عطا فرمائی جس سے دین کے معاملہ میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔ آپ کو یہ کتاب فرعون اور اس کی قوم کو ہلاک و تباہ و برباد کرنے کے بعد عطا کی گئی اور پھر ہم نے موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کو تورات کا وارث بنایا۔

۵۴۔ عقلمندوں کی ہدایت اور نصیحت کے لئے یعنی وہ کتاب عقول سلیمہ رکھنے والوں کو ہدایت دینے والی اور نصیحت کرنے والی تھی۔ (تفسیر مظہری۔ک)

۵۵۔ (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) "صبر کرو" بیشک اللہ کا وعدہ حق ہے یعنی ہمارا آپ سے وعدہ ہے کہ بالآخر آپ اور آپ کے پیروکاروں ہی کا بول بالا ہوگا۔ حسن انجام آپ اور آپ کے متبعین کا ہے اور اللہ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور آپ کو یہ خبر دی جا رہی ہے۔ یہ سچ ہے اس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں

* یہاں امت کو استغفار پر برانگیختہ کیا جا رہا ہے۔ دن کے آخر اور رات کے اوائل اور دن کے اوائل اور رات کے آخر میں اللہ کی تسبیح کیا کیجئے۔ (تفسیر ابن کثیر۔ک)

۵۶۔ جو لوگ بلا کسی سند کے جو اللہ کی جانب سے ان کے پاس موجود ہو یعنی یہودی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کے بارے میں جھگڑے کیا کرتے ہیں * اور یہ لوگ حضور اکرمؐ سے دجال کی صفت اور اس بات پر کہ یہ خروج دجال کے وقت ہمارے لوگوں کو سلطنت دوں گا اس میں بھی مباحث کیا کرتے تھے ان کے دلوں میں صرف اللہ سے بڑائی ہی بڑائی ہے اور وہ اس بڑائی تک کبھی نہیں پہنچ سکتے کہ خروج دجال کے وقت ہمارے کو بادشاہت ملے تو آپ دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے رہیں وہ ان یہودیوں کی باتوں کو سننے والا اور ان کے اعمال کو خروج دجال اور اس کے فتنے کو جاننے والا ہے۔

۵۷۔ آسمان و زمین کا پیدا کرنا دجال کے پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے لیکن یہودی دجال کے فتنہ کو نہیں جانتے
(تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ⊙ اَشْهَاد : گواہی دینے والے گواہ ⊙ مَعْذِرَتُهُمْ : ان کا عذر ⊙ عَشِيّ : شام سورج ڈھلے، دن ڈھلے، تیسرے پہر، بعد زوال، دن کا پچھلا وقت ⊙ اِبْكَار : صبح ⊙ بِبَالِغِيهِ : اس تک پہنچنے والے ⊙ اِسْتَعِذْ : تو پناہ مانگ ⊙ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊙ رسل کرام کے متبعین کا بعض وقت مغلوب ہونا بطور امتحان تھا ⊙ اشہاد سے مراد ملائکہ اور خیر الامم مراد ہے ⊙ سمجھدار پر لازم ہے کہ وہ ظلم سے بچے ⊙ انسان پر اطاعت ضروری لازم ہے غلطی ہو جائے تو توبہ کا دروازہ کھلا ہے ⊙ صبر ہر معاملہ میں محمود ہے ⊙ اللہ تعالیٰ کی تسبیح جو حمد کے ساتھ ملی ہوئی ہو صبح و شام ہر وقت بر دوام کیجئے سبحان اللہ اور الحمدللہ ہر وقت کہتے رہئے ⊙ ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے کہ یہودی رسول اللہ کی خدمت میں آئے اور دجال کا ذکر کیا اور کہنے لگے وہ آخری زمانہ میں ہوگا اور اس کی حالت کو خوب بڑھا چڑھا کر بیان کیا اور کہنے لگے کہ وہ ایسا ایسا کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت (۵۶) نازل فرمائی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دجال کے فتنہ سے پناہ مانگنے کا حکم دیا اور فرمایا آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا دجال کو پیدا کرنے کی نسبت بڑا کام ہے اور کعب احبار سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ آیات خداوندی سے جھگڑنے والے یہ یہودی ہیں یہ دجال کے نکلنے کے منتظر تھے انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ⊙ دجال آدمی ہے اس کا قد اونچا اور جسم بھاری اور اس کی صرف ایک آنکھ۔ اس کا ظہور قیامت کی علامات قیامت سے ہے ⊙ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عذاب نار سے پناہ مانگو، ظاہری اور باطنی فتنوں سے پناہ مانگو، مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگو ⊙ اللہ تعالیٰ آسمان سے زمین پر آنے کا حکم فرماتا تھا اور وہ زمین پر آکر دجال کا خاتمہ کریں گے ⊙

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۙ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا الْمُسِ
قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ۝٥٨ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٥٩ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝٦٠ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝٦١ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا
هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ۝٦٢ كَذَٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ
اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

اور یکساں نہیں ہے اندھا اور بینا اور (اسی طرح) مومن نیکوکار اور بدکار بھی یکساں نہیں تم بہت
کم غور کرتے ہو ۵۸ یقیناً قیامت آکر رہے گی ذرا شک نہیں ہے اس میں لیکن بہت سے لوگ
(قیامت پر) ایمان نہیں لاتے ۵۹ اور تمہارے رب نے فرمایا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول
کروں گا بیشک جو لوگ میری عبادت کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے
ذلیل وخوار ہو کر ۶۰ اللہ ہی ہے جس نے بنائی ہے تمہارے لئے رات تاکہ تم آرام کرو اس میں
اور (بنایا ہے) دن کو روشن بیشک اللہ تعالیٰ بڑا فضل (وکرم) فرمانے والا ہے لوگوں پر لیکن
بہت سے لوگ (اس کی نعمتوں کا) شکر ادا نہیں کرتے ۶۱ وہ ہے اللہ تمہارا رب پیدا کرنے
والا ہر چیز کا کوئی عبادت کے لائق نہیں بجز اس کے۔ پس کیسے راہ حق سے تم روگردانی کرتے ہو ۶۲
اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے بنایا ہے تمہارے لئے زمین کو قیام کی جگہ اور آسمان کو چھت کی مانند اور
تمہاری صورت گری کی اور حسین بنا دیا تمہاری صورتوں کو اور کھانے کے لئے تمہیں پاکیزہ چیزیں عطا
فرمائیں ایسی (خوبیوں والا) اللہ تمہارا پروردگار ہے پس بڑی برکتوں والا ہے اللہ جو سارے جہانوں
کا پروردگار ہے۔ (پارہ ۲۴/ المومن ۴۰/ ۵۸ تا ۶۴ * ت ض)

اندھا اور بینا ۔ مومن نیکوکار اور بدکار

۵۸۔ جاہل اور عالم یکساں نہیں ہیں اس لئے ان کے لئے ایک ایسے محل کا ہونا ضروری ہے جس میں ان کے درمیان
تفاوت اور فرق ظاہر ہو۔ دنیا میں تو ان کے مابین کوئی تفاوت محسوس نہیں ہوتا البتہ مرنے کے بعد اور قیامت
کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد وہ فرق ضرور ظاہر ہوگا * تم بہت کم غور کرتے ہو یعنی تم تھوڑی دیر کے لئے
سمجھتے ہو

۵۹۔ اس میں ذرا شک نہیں ہے یقیناً قیامت آکر رہے گی یہاں تک کہ نیکوکار اور بدکار کے درمیان تفاوت
اور فرق ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کے آنے میں ذرا شک نہیں کیوں کہ اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور
اس کے خلاف ہونا محال اور ناممکن ہے لیکن بہت سے لوگ قیامت پر ایمان نہیں لاتے اور اپنی غفلت،
بدبختی اور محسوسات میں کم غور و فکر کرنے کے سبب وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کی تصدیق نہیں کرتے اور
اسے سچا تسلیم نہیں کرتے (تفسیر مظہری)

۶۰۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو دعا مانگنے کی تعلیم دی اور اسے
قبول کرنے کی ضمانت دی ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ کہا کرتے تھے اے وہ خدا جسے وہ بندہ زیادہ محبوب
ہے جو اس سے زیادہ سوال کرتا ہے اور اے وہ جسے وہ شخص سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے جو دعا
نہیں مانگتا اے میرے رب یہ صفت صرف تیری ہی ہے۔ حدیث قدسی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ
چار خصلتیں ہیں "(۱) ایک جو خاص میرے لئے ہے وہ یہ کہ میری عبادت کرنا اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔
(۲) تیرا حق (یعنی بندہ کا) مجھ پر یہ ہے کہ ہر نیکی کا تجھے بدلہ دوں گا (۳) اور جو تیرے میرے مابین ہے
وہ یہ کہ تجھ پر دعا مانگنا لازم ہے اور مجھ پر قبول کرنا (۴) یہ کہ تو ان کے لئے (دوسروں کے لئے) وہی
چیز پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دعا عین عبادت ہے"۔ (احمد)

۶۱۔ اللہ تعالیٰ مخلوق پر اپنے احسان کا بیان فرما رہا ہے کہ اس نے رات کو دن بھر کی تھکن کے بعد سکون
کا باعث بنایا اور دن کو روشن اور چمکیلا بنایا تاکہ وہ سفر کرنے اور کام کاج کرنے پر قادر ہوں لیکن
"لیکن بہت سے لوگ" اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتے

۶۲۔ جس نے ان اشیاء کو پیدا کیا وہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ تمام اشیاء کا خالق وہ جس کے سوا کوئی

کوئی معبود نہیں۔ اس کے علاوہ کوئی رب نہیں (تو) تم اس کے علاوہ دیگر بتوں کی عبادت کیسے کرتے ہو۔ جو کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر نہیں بلکہ خود مخلوق اور گھڑے ہوئے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر)

۶۳۔ اللہ وہ ہے کہ جس نے تمہارے آرام و سکون کے لئے رات بنائی اور دیکھنے کے لئے دن بنایا اگر زمین و آفتاب ایک ہی حالت پر رہتے تو یا ہمیشہ رات رہتی یا دن۔ یہ دونوں باتیں انسان کی معاش میں خلل انداز ہوتیں بلکہ اس کی زندگی ہی مشکل ہو جاتی۔ یہ اس کی بڑی نعمت اور عنایت ہے * اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر بڑی عنایت اور مہربانی کرتا ہے * لیکن اکثر آدمی شکر نہیں کرتے یا تو اس لئے کہ نعمت کو ایک معمولی بات سمجھتے ہیں یا وہ اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں یا اس کو کسی اور کی طرف منسوب کرتے ہیں اس نعمت کو یاد دلا کر فرماتا ہے۔ (تفسیر حقانی)

۶۴۔ اللہ ہی ہے جس نے زمین کو زندوں اور مردوں کی آرام گاہ بنایا اور آسمان کو اوپر چھت کی طرح بنایا اور رحموں کے اندر تمہاری شکلیں بنائیں اور جانوروں کی روزی کے مقابلہ میں تمہیں عمدہ عمدہ چیزیں کھانے کو دیں یا یہ کہ حلال روزی دی۔ بس ان چیزوں کا خالق یہ اللہ ہے تمہارا رب اسی کا شکر کرو۔ سو وہ بڑا عالی شان اور برکتوں والا ہے جو کہ ہر اس جاندار چیز کا مالک خدا ہے جو کہ روئے زمین پر موجود ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے: ① مَسَّنِيْ: مجھ کو پہنچ گیا ① دَاخِرِيْنَ: ذلیل و خوار ① مُبْصِرًا: دیکھنے والے ① يُؤْفَكُوْنَ: پھیرے جاتے ہیں ① يَجْحَدُوْنَ: انکار کرتے ہیں ① صُوَرَكُمْ: تمہاری صورتیں ① (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ① صالح و طالح برابر نہیں ⊖ محسن و مسئی برابر نہیں ⊖ بوقت دعا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام سعادت کی کنجی ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو ہاتھوں کے اندرونی حصہ سے، ہاتھوں کی الٹی جانب سے سوال نہ کرو اور جب دعا سے فراغت پاؤ تو انھیں اپنے چہروں پر ملو۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین سوال عافیت طلبی ہے ⊖

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۗ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٦٥ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ ۫ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٦٦
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ
طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ٦٧
هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ ٦٨ ع

وہی ہے زندہ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں پھر اسی کو پکارو خالص اس کی بندگی کرتے ہوئے سب خوبیاں اللہ کو ہیں جو تمام جہان کا پرورش کرنے والا ہے ۝ ٦٥ کہہ دو مجھ کو ان چیزوں کی عبادت سے منع کر دیا گیا ہے جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو جب کہ میرے رب کی طرف سے میرے پاس کھلی کھلی نشانیاں آچکی تھیں اور مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العلمین کے آگے سر جھکاؤں ۝ ٦٦ وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر خون کی پھٹکی سے پھر تم کو لڑکا بنا کر نکالتا ہے پھر (باقی رکھتا ہے) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو پھر یہاں تک (باقی رکھتا ہے) کہ تم بوڑھے ہو جاتے ہو کچھ تم میں اس سے پہلے مر جاتے ہیں (تم کو زندہ رکھتا ہے) تاکہ تم وقت مقررہ تک پہنچو اور تاکہ تم سمجھو ۝ ٦٧ وہی زندہ کرتا اور مارتا بھی ہے پھر جب وہ کسی کام کا حکم کرتا ہے تو صرف کُن کہتا ہے سو وہ ہو جاتا ہے ۝ ٦٨

(پارہ ۲۴/ المومن ۴۰/ ۶۵ تا ۶۸ * ت: ح)

۶۵۔ "وہی زندہ ہے" کہ اس کی فنا محال ہے * حقیقی زندہ، ہمیشہ سے زندہ ہمیشہ تک زندہ صرف وہ ہے باقی مجازی عارضی زندہ ہیں۔ ایسے ہی حقیقی کارساز صرف وہ ہے * "اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں تو اسے پوجو نرے اسی کے بندے ہو کر" ظاہری باطنی شرک سے بچتے ہوئے۔ "سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا"

۶۶۔ "تم فرماؤ میں منع کیا گیا ہوں"۔ دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی کیوں کہ حضور نے نبوت کے ظہور اور قرآن کے نزول سے پہلے بھی غیر خدا کی عبادت نہ کی" کہ انھیں پوجوں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔

یہاں دعا کے معنی صرف پکارنا نہیں بلکہ پوجنا ہیں کیونکہ اس کے مقابلہ میں اسلام کا ذکر ہے۔ نیز اس سے پہلے بھی پوجنے کا ذکر ہو چکا ہے۔ اسلام میں غیر خدا کی پوجا شرک ہے نہ کہ محض پکارنا۔ "جبکہ میرے پاس روشن دلیلیں میرے رب کی طرف سے آ گئیں"۔ یہاں روشن دلیلوں سے مراد وہ دلائل توحید ہیں جو رب تعالیٰ نے حضور کو پہلے سے سمجھا دیے تھے، نہ کہ صرف آیات قرآنیہ (روح) کیونکہ حضور اول سے دین فطرت پر قائم، رب کے عابد و ساجد تھے لہٰذا آیت کے معنی یہ نہیں کہ جب قرآن اترا تو میں نے بتوں کی عبادت چھوڑ دی۔ دیکھو ابراہیم علیہ السلام نے بچپن ہی میں چاند سورج تارے کو ڈوبتے دیکھ کر فرمایا کہ یہ رب کیسے ہو سکتے ہیں۔ "اور مجھے حکم ہوا ہے کہ رب العالمین کے حضور گردن رکھوں"۔ یعنی اس کی اطاعت و فرمانبرداری کروں، اس میں ساری عبادات داخل ہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضور اول سے ہی عبادات سے واقف ہیں۔ (نورالعرفان)

67 - انسان کی تخلیق کے نقطہ آغاز سے لے کر اس کی آخری منزل تک نیز وہ تمام مرحلے جہاں سے اس کی زندگی کا قافلہ گزرتا ہے ان کو بڑی عمدگی سے بیان کر دیا۔ نیز یہ بھی بتا دیا کہ جس انسان کو ہم پیدا فرماتے ہیں ہم نے اس کی موت کا وقت بھی پہلے ہی متعین کر دیا ہوتا ہے۔ (کسی کو بچپن کسی کو عنفوان شباب میں پیغام اجل پہنچتا ہے اور کسی کو بڑھاپے تک پہنچنے کی مہلت ملتی ہے) اگر تم سمجھنے کی کوشش کرو تو اس میں اہل دانش کے لئے بڑی نشانیاں ہیں (ضیاء القرآن)

68 "وہی ہے جو جلاتا ہے اور مارتا ہے" پس جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو اسے صرف اتنا فرماتا ہے کہ ہو جا تو وہ کام ہو جاتا ہے۔ اسے اس کام کے کرنے کے لئے کسی نوع کی تکلیف اٹھانے کی حاجت محسوس نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ذاتی ہے وہ کسی ساز و سامان، مواد اور مدد گار کی محتاج نہیں ہے۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ① حَيٌّ : زندہ ① نُهِيتُ : مجھے روکا گیا ہے ① أُمِرْتُ : مجھے حکم دیا گیا ہے ①
أُسْلِمَ : میں تابعدار ہوں ① طِفْلًا لڑکا، بچہ ① شُيُوخًا : بوڑھے ① (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ① وہی (اللہ تعالیٰ) زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود یعنی لائق عبادت نہیں ہے ① اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو ① خالص اللہ کی ہی اطاعت کرو جس میں ظاہری باطنی شرک نہ ہو ① حمد تعریفیں اللہ رب العالمین

سکتے ہیں ۝ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عدم سے وجود میں لاکر اپنے فضل و کرم سے نوازا ۝ اللہ کے فضل سے ایمان
حاصل ہوتا ہے ۝ ظاہر خلق سے باطن خالق سے مشغول ہو یہ مقام استقامت ہے ۝ طفولیت کی حد پیدائش
سے چھ سال تک ہے ۝ نشاۃ سے قوت تک پہنچنا عالم شباب ہے ۝ سن میں کمزوری لاحق ضعف و نقاہت کمال
کو سامنے آجاتا ہے تو اسے شیخ کہتے ہیں پچاس سال سے اسی برس تک دور کہا جاتا ہے ۝ اللہ کے ارادہ کے بغیر
کوئی نفع دے سکتا ہے اور نہ کسی کا مرتبہ بڑھا سکتا ہے ۝ جب کسی پر اللہ کی قدرت کاملہ شامل ہو تو وہ مراد پالے"

وہ

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ۝٦٩ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝٧٠ إِذِ
الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ۝٧١ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ
يُسْجَرُونَ ۝٧٢ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ۝٧٣ مِن دُونِ اللَّهِ
قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو مِن قَبْلُ شَيْئًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ
الْكَافِرِينَ ۝٧٤ ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا تَمْرَحُونَ ۝٧٥
ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝٧٦
فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ۝٧٧

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں یہ کہاں بھٹک رہے ہیں ۝٦٩ جن لوگوں
نے کتاب (الہٰی) کو اور جو کچھ ہم نے اپنے پیغمبروں کو دے کر بھیجا اس کو جھٹلایا۔ وہ عنقریب معلوم
کرلیں گے ۝٧٠ جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی (اور) گھسیٹے جائیں گے ۝٧١ کھولتے
ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے ۝٧٢ پھر ان سے کہا جائے گا کہ وہ کہاں ہیں جن کو
تم (خدا کے) شریک بناتے تھے ۝٧٣ غیر خدا کہیں گے وہ تو ہم سے جاتے رہے بلکہ ہم تو پہلے کسی چیز کو
پکارتے ہی نہیں تھے۔ اسی طرح خدا کافروں کو گمراہ کرتا ہے ۝٧٤ یہ اس کا بدلہ ہے کہ تم زمین میں
حق کے بغیر (اس کے خلاف) خوش ہوا کرتے تھے اور اس کا (سزا ہے) کہ تم اترایا کرتے تھے ۝٧٥
جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ ہمیشہ اسی میں رہو گے متکبروں کا کیا برا ٹھکانا ہے ۝٧٦ تو
(اے محبوب) صبر کرو اللہ کا وعدہ سچا ہے اگر ہم تم کو کچھ اس میں سے دکھا دیں جس کا ہم تم
سے وعدہ کرتے ہیں یا تمہاری مدت حیات پوری کردیں تو ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ۝٧٧

(پارہ نمبر ۲۴ / سورہ مومن ۴۰ / ۶۹ تا ۷۷ * ت: ج)

۶۹۔ ان محسوس اور قطعی دلیلوں کے باوجود وہ ہدایت قبول نہیں کرتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
آیات میں جھگڑنا ان کی فطرت بن گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسولوں کے ساتھ انہیں ضد سی

ہیں کیونکہ بے سوچے سمجھے بغیر ہر وقت وہ ان کی تکذیب میں لگے رہتے ہیں ان گوناگوں خرابیوں کے باعث
ان کی ہدایت پذیری کی صلاحیت دم توڑ چکی ہے ۔

۷۰ ۔ اس بے جا ضد اور ہٹ دھرمی کا انجام انہیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا ۔

۷۱ ۔ جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور زنجیریں ۔ انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا

۷۲ ۔ کھولتے ہوئے پانی کے چشموں پر اور انہیں کہا جائے گا کہ تم نے ہائے پیاس ہائے پیاس کا
شور مچا رکھا تھا اب پیٹ بھر کر پانی پی لو ۔ جب وہ بادل نخواستہ چند گھونٹ زہر مار کریں گے
تو پھر انہیں آتش جہنم میں جھونک دیا جائے گا (ضیاء القرآن)

۷۳ ۔ پھر ان سے سوال ہو گا کہ جن کو تم شریک بناتے تھے وہ کہاں ہیں

۷۴ ۔ جواب دیں گے کہ وہ ہم سے کھوئے گئے ہم کو نظر نہیں آتے ۔ پھر کہیں گے کہ ہم تو کسی کو بھی نہیں
پکارا کرتے تھے ۔ جس طرح کوئی شخص کوئی برا کام کرے اور سزا کے وقت انکار کرے کہ میں نے کچھ بھی نہیں
کیا تھا تاکہ سزا نہ ہو ۔ فرماتا ہے کہ جس طرح اس روز بہکیں گے کیسے کام کا انکار کریں گے اسی طرح دنیا
میں اللہ ان کو گمراہ کر رہا ہے جو وہ آیات اللہ میں جھگڑتے ہیں یا یہ معنی کہ اس طرح سے ان کو آخرت
میں مبہوت و بدحواس کرے گا ۔ (تفسیر حقانی)

۷۵ ۔ تمہیں گمراہ ہونے کی سزا اس لئے ملی کہ تم زمین میں خوشیاں منایا کرتے تھے یعنی تم بغیر حق کے شرک
کرتے ہوئے اور سرکشی میں کر غرور و تکبر کرتے تھے اور اکڑ کر چلا کرتے تھے اور یہ رسوائی اسی لئے حاصل ہوئی
کہ تم زمین میں اظہار خوشی میں حدود سے تجاوز کرتے تھے اور اپنے فانی اموال و املاک پر اترایا کرتے تھے

۷۶ ۔ اب تم جہنم کے ان ساتوں دروازوں میں داخل ہو جاؤ جو تمہارے لئے مقرر کئے گئے ہیں تمہارے لئے
اس میں ہمیشہ رہنا مقدر بنا دیا گیا ہے پس وہ لوگ جو حق سے تکبر کرتے ہیں اور غرور کرتے ہیں ان کا
جہنم بہت برا ٹھکانا ہے ۔

۷۷ ۔ اے (محبوب) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مشرکین کی ایذا رسانیوں پر صبر کیجیے ۔ بیشک
اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمانے اور کفار کو ہلاک کرنے کا جو وعدہ فرما رکھا ہے وہ بالیقین حق
ہے اور پورا ہونے والا ہے ۔ سو خواہ ہم آپ کو اس عذاب کا (جو ان پر ہونے والا ہے) کچھ حصہ
دکھا دیں (یا تمہیں پہلے ہی وفات دیں) آخر قیامت کے دن وہ ہماری طرف ہی لوٹائے جائیں گے (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ يُجَادِلُونَ : وہ جھگڑا کرتے ہیں ○ يُصْرَفُونَ : وہ پھیرے جاتے ہیں بھٹکتے پھرتے ہیں ○ أَغْلَال : قیدیں، طوق، ہتھکڑیاں ○ أَعْنَاقِهِمْ : ان کی گردنیں ○ يُسْجَرُونَ : تپائے جاتے ہیں ○ تَفْرَحُونَ : تم خوش ہوتے ہو ○ تَمْرَحُونَ : تم اتراتے ہو ○ ابواب : دروازے ○ (لغات ا

تفہیمی خلاصہ ○ دوزخ کی آگ مجرموں کو ہر طرف سے گھیرے گی ○ مجرم مومن کو حسب ذیل چیزوں سے پناہ نصیب ہوگی ۔ چہرہ سیاہ نہ ہوگا ○ آنکھیں نیلی نہ ہوں گی ○ طوق نہ ڈالا جائے گا ○ زنجیروں سے ہاتھ پاؤں کو نہ باندھا جائے گا ○ ناامیدی نہ ہوگی ○ ہمیشہ کی فرقت نہ ہوگی ○ لعنت نہ ہوگی ○ جہنم کو ندا آئے گی اے آتش کدہ گنہگاروں کے چہروں کو نہ چھینا ○ دنیا کی ہر شہوت اور زینت جہنم کا باب ہے ○

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن
لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ط وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَن يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ج
فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝ ٧٨ اللَّهُ الَّذِي
جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ ٧٩ وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ
وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ۝ ٨٠
وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ ۝ ٨١ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ط كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ
قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ٨٢

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا اور کسی رسول کو نہیں پہنچتا کہ کوئی نشانی لے آئے بے حکم خدا کے پھر جب اللہ کا حکم آئے گا سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کا وہاں خسارہ ۝ ٧٨ اللہ ہے جس نے تمہارے لئے چوپائے بنائے کہ کسی پر سوار ہو اور کسی کا گوشت کھاؤ ۝ ٧٩ اور تمہارے لئے ان میں کتنے فائدے ہیں اور اس لئے کہ تم ان کی پیٹھ پر اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر سوار ہوتے ہو ۝ ٨٠ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو اللہ کی کون سی نشانی کا انکار کرو گے ۝ ٨١ کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا کیا انجام ہوا وہ ان سے بہت تھے اور ان کی قوت اور زمین میں نشانیاں ان سے زیادہ تو ان کے کیا کام آیا جو انہوں نے کمایا ۝ ٨٢ (پارہ ۲۴ / سورہ مومن ۴۰ / ۷۸ تا ۸۲ * ک)

۷۸: "اور بے شک ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کا احوال تم سے بیان فرمایا" قرآن شریف میں صراحتہً۔ خیال رہے کہ قرآن کریم میں بعض رسولوں کے نام صراحتہً آئے مگر ان کا واقعہ بالکل مذکور نہ ہوا جیسے حضرت الیسع علیہ السلام بعض کے واقعات تو مذکور ہوئے مگر نام نہ آئے جیسے حضرت حزقیل و خضر علیہما السلام بعض پیغمبروں کے نام بھی مذکور ہیں اور قصے بھی جیسے حضرت عیسیٰ و موسیٰ علیہما السلام بعض کا بالکل ذکر نہیں جیسے حضرت دانیال وغیرہ مگر اجمالی ذکر سب کا ہے خیال

رہے کہ کل انہیں پیغمبروں کا قرآن میں صریحی ذکر ہے * (شانِ نزول) کفارِ مکہ دن رات نئے نئے معجزات حضور سے مانگتے تھے۔ دیکھے ہوئے معجزوں پر بس نہ کرتے تھے، کہتے تھے کہ سونے کا پہاڑ دو وغیرہ ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ خیال رہے کہ سب معجزات رب کے اذن سے ہوتے ہیں کسی میں پیغمبر کو اختیار دیا جاتا ہے جیسے عصا کا سانپ کہ جب ڈالا سانپ بنا، کسی میں نہیں دیا جاتا جیسے نزول آیات قرآنیہ * یعنی اب یہ قریش عذاب یا موت دیکھ کر ہی ایمان لائیں گے جب کہ ایمان لانا معتبر نہ ہوگا۔ ورنہ قبول ایمان کے لئے ایک معجزہ ہی کافی ہوتا ہے انہوں نے تو ہزاروں معجزے دیکھ لئے۔

۷۹ ۔ تمہارے استعمال کے بعض جانور وہ ہیں جن پر تم صرف سوار ہوتے ہو کھاتے نہیں جیسے گھوڑا خچر۔ بعض کو صرف کھاتے ہو سوار نہیں ہوتے جیسے بکری، مرغی بعض کو کھاتے بھی ہو سواری بھی استعمال کرتے ہو جیسے اونٹ بیل

۸۰ ۔ ان کے دودھ، اون، انڈے (تمہارے لئے فائدہ بخش ہیں) استعمال ہوتے ہیں * ان پر لاد کر سامان تجارت لے جاؤ اور نفع کماؤ * خشکی میں جانوروں پر، سمندر میں کشتیوں پر سفر کرتے ہو پانی کشتی کو غرق نہیں کرتا

۸۱ ۔ ان سواریوں سے پتہ لگا کہ جیسے سمندر کا سفر کشتی کے بغیر ناممکن ہے ایسے ہی دریائے معرفت کا سفر، شریعت کی کشتی کے بغیر نہیں ہو سکتا * یہ نشانیاں ایسی ظاہر ہیں یا ظاہر ہوں گی کہ ان کے انکار کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ ان کا انکار نہ کرے گا مگر عقل کا اندھا لہٰذا رب کو ایک اور اس کے رسولوں، کتب کو برحق مانو۔ (نور العرفان)

۸۲ ۔ کیا ان کفار مکہ نے سفر کر کے غور و خوض نہیں کیا کہ ان سے پہلے لوگوں کو انبیاء کرام کی تکذیب کے وقت کس طرح ہلاک کیا۔ جو ان مکہ والوں سے تعداد میں بھی زیادہ تھے اور طاقت میں اور ذریعہ معاش اور چلنے پھرنے میں بھی بڑھ کر تھے تو عذاب الٰہی کے سامنے ان کے دنیوی اموال واعمال کچھ کام نہ آئے۔ (تفسیر ابن عباس رض)

لغوی اشارے ⊘ قَصَصْنَا : ہم نے قصہ بیان کیا ⊘ مُبْطِلُوْنَ : حق کو باطل قرار دینے والے ⊘
تَبْلُغُوْا : تم پہنچو، تم پہنچتے رہو ⊘ حَاجَةً : ضرورت، حاجت، کام، غرض ⊘ آثَار : نشانیاں ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ① جو کفار اللہ کی آیتوں کے متعلق جھگڑتے تھے معجزات دیکھ کر بھی اور زیادہ معجزات کا مطالبہ کرتے یہ دراصل ان کی ضد اور ہٹ دھرمی تھی ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرمایا ⊖ انبیاء سابقین میں بعض کے نام اور واقعات بیان فرما دیے گئے بعض کے اسماء اور بعض کے واقعات کہیں ان کے نام کے ساتھ اور کہیں بغیر ذکر اسماء صرف واقعات بیان ہوئے ہیں اور بعض کے نام اور نہ تفصیلات ذکر ہوئی ہیں لہٰذا ان پر ایمان لانا ضروری ہے ⊖ حضرت ابو ذر غفاریؓ نے انبیاء کی تعداد کے متعلق دریافت کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور رسل کرام تین سو تیرہ ہیں ⊖ (شرح السنہ)

اہل علم کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی کوئی خاص گنتی پر عقیدہ نہ ہو ⊖ تمام انبیاء علیہم السلام میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی حضور انور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ⊖

خاتم النبیین کا یہی معنیٰ ہے کہ حضور سرورِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت و رسالت ختم ہو گئی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت و رسالت پہلے سے ملی تھی اسی لیے کہا جا سکتا ہے کہ حضور انور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت نے تمام نبوات کو ختم اور آپ کی شریعت نے تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ⊖

موت سے پہلے رجوع الی اللہ ہو جانا ضروری ہے ⊖ الانعام سے مراد یہاں آٹھ جوڑے مراد ہیں اونٹ اونٹنی، گائے بیل، بکری بکرا، بھیڑ نر مادہ۔ مجموعی طور پر ان سے رکوب و اکل مراد ہے ⊖ جسے بصیرت نصیب ہوتی ہے وہ ہر صورت اور شے میں جمالِ وحدت کا مشاہدہ کرتا ہے ⊖ علم کے تقاضے پر عمل ضروری ہے ⊖ ر د ع.

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝٨٣ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝٨٤ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ
اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ
وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٨٥ ع

پس جب آئے ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر تو انھوں نے کفر کیا اور نازاں
رہے اس علم پر جو ان کے پاس تھا۔ اور آخر کار آ گھیرا انھیں جس کا وہ مذاق اڑایا
کرتے تھے ۝٨٣ پھر جب انھوں نے دیکھ لیا ہمارا عذاب تو کہنے لگے ہم ایمان لائے ہیں
ایک اللہ پر اور ہم ان معبودوں کا انکار کرتے ہیں جن کو ہم اس کا شریک ٹھہرایا
کرتے تھے ۝٨٤ پس کوئی فائدہ نہ دیا انھیں ان کے ایمان نے جب دیکھ لیا انھوں نے
ہمارا عذاب۔ یہی دستور ہے اللہ تعالیٰ کا جو (قدیم سے) اس کے بندوں میں جاری ہے
اور سراسر خسارہ میں رہے اس وقت حق کا انکار کرنے والے ۝٨٥

(پارہ ۲۴/ سورہ مومن ۴۰/ ۸۳ تا ۸۵ * ت: ض)

۸۳۔ جب اللہ کے رسول ان کے پاس معجزات لے کر آئے تو انھوں نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ ان کے پاس جو علم تھا اسے رسولوں کے لائے ہوئے علم پر ترجیح دی۔ مجاہدؒ کا قول ہے وہ کہنے لگے ہم ان سے زیادہ عالم ہیں ہمیں دوبارہ نہ تو اٹھایا جائے گا اور نہ عذاب دیا جائے گا۔ سدیؒ کا قول ہے کہ اپنی جہالت کے سبب وہ اپنے علم پر تکبر کرنے لگے تو ان پر اللہ کا وہ عذاب آیا کہ جس کی کوئی مثال نہیں ملتی * انھیں گھیر لیا (عذاب)
* وہ اس کی تکذیب کرتے تھے اور اس کے وقوع پذیر ہونے کو بعید از قیاس تصور کرتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۸۴۔ سو جب (مرنے کے وقت) ہمارے عذاب کی شدت کو دیکھا تو کہنے لگے ہم اکیلے اللہ پر ایمان لائے اور جس کو ہم اللہ کا شریک ٹھہراتے تھے اس کے شریک ہونے کا ہم انکار کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ہم بت پرستی سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۸۵۔ چنانچہ جب انھوں نے اپنی ہلاکت کے لئے ہمارا عذاب دیکھ لیا تو اس وقت ان کا ایمان کچھ

فائدہ مند نہ ہوا ۔ البتہ اس سے پہلے ایمان لانا فائدہ مند ہوتا اور اسی طرح توبہ بھی * اللہ تعالیٰ نے انبیاء میں معمول مقرر کر رکھا ہے جو اس کے بندوں میں تکذیب کے بعد عذاب نازل ہونے اور نزول عذاب پر عدم قبولیت ایمان کے بارے میں چلا آ رہا ہے اور اس عذاب کے مشاہدہ کے وقت کافر خسارہ میں رہے

(تفسیر ابن عباس رض)

لغوی اشارے ⊙ فَرِحُوْا : وہ خوش ہوئے ، وہ اترا گئے ⊙ بَأْسَنَا : ہمارا عذاب ⊙ سُنَّۃَ : دستور ⊙ (اللہ)

تفہیمی خلاصہ ⊙ کفار اپنے بزعم عقائد اور اوہام باطلہ پر خود ہی خوش ہوتے ہیں ⊖ کافر اپنے جہل کو حکمت سمجھتے ہیں ⊖ جب اللہ تعالیٰ کسی کا پردہ چاک کرتا ہے تو اس کا سیلاب پاک مومنوں (بزعم خود) کی طرف ہوتا ہے ⊖ ایمان تکلیف کا قابل قبول ہے نہ کہ موت یاس و نا امیدی کے ⊖ جس کا ایمان (آخر وقت) دنیا میں فائدہ نہ دے آخرت میں بھی فائدہ نہ دے گا ⊖ کافر ہر وقت خسارے میں ہے ⊖ رحمت کی امید کا بھی ایک وقت ہے ⊖ سکرات کے وقت گناہوں سے توبہ قابل قبول ہے ⊖ توبہ کا میدان وسیع ہے ⊖ دوسرے کے سہارے اعمال صالحہ میں سستی نہ کریں ⊖